"خمر و خنزیر و زن" کے گھن چکر میں بری طرح تباہ ہوتے ہیں۔ اور عورت کی تذلیل کے مناظر تو خون رلا دیتے ہیں۔ قدم قدم پر عورتیں روٹی اور شراب کے لیے ہر نوجوان کے گلے پڑتی ہیں۔ پھر اونچے طبقے کے جداگانہ دائرہ حیات کی عیاشیوں کے بالمقابل عام لوگوں کی محرومیوں کا یہ سماں ہے کہ بعض دیہات میں لوگ ایسے جھونپڑوں میں رہتے ہیں، جہاں مویشیوں کو رکھنا بھی ظلم ہے۔ پھر اسلام کو کچلنے کے لیے ظلم و استبداد کی جو کارروائیاں کی گئی ہیں ان کے علی الرغم مسلمانوں کے سینوں میں دین کی چنگاریاں موجود ہیں۔ وہاں لوگ مسلم سیاحوں یا طلبہ سے قرآن حاصل کرنے یا ایک آدھ آیت لکھا کر پاس رکھنے کے لیے بے تاب ملتے ہیں۔ پھر اس سرمایہ داروں اور امریکہ کے دشمن ملک کی آبادی پر امریکہ کی اشیاء کے حصول کا جو جنون سوار ہے اور جس کے لیے وہ ہر نووارد کے آگے روبل اور ڈالر پھینک کر اس پر جھپٹتے ہیں، وہ ایک طرح کی امریکہ پرستی ہے۔ بازاروں ہوٹلوں، تعلیم گاہوں، ہسپتالوں، اسٹوروں کی لمبی قطاروں، بسوں اور ہوائی جہازوں کی سیٹوں پر رشوت کے چلن وغیرہ کا حال آپ اصل کتاب میں دیکھیں۔

اسے پڑھنے کے بعد کوئی اندھا آدمی ہی کمیونسٹ یا روس پرست ہو سکتا ہے۔

THE FACTOR IN ECONOMIC & FINANCIAL TRANSACTIONS

از سید حامد عبدالرحمٰن الکاف۔
شائع کردہ: اسلامک ریسرچ اکیڈمی، فیڈرل بی ایریا۔ کراچی۔ صفحات: ۱۱۶۔ قیمت: ۲۰/- روپے

انگریزی زبان میں لکھی ہوئی اس کتاب کا پورا نام (DOES ISLAM ASSIGN ANY VALUE/WEIGHT TO TIME FACTOR IN ECONOMIC AND FINANCIAL TRANSACTIONS?) بہت طویل ہے۔ ترجمہ یہ ہے کہ "آیا اسلام اقتصادی اور مالیاتی لین دین میں عاملِ وقت کو کوئی وزن یا قدر دیتا ہے؟

میں اس کتاب کو اس خیال سے روکے ہوئے تھا کہ کبھی تفصیل سے اس پر اپنے حامیانہ احساسات